رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۹ وفا ۱۳۲۹ ہش	۹ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۶۰

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۵ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بخار میں آج کمی ہے۔ درد میں بھی کمی ہے۔ لیکن پاؤں کو ابھی تک حرکت نہیں دی جا سکتی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

کوئٹہ ۶ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں آج درد کم ہے۔ مگر گھٹنے میں درد ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ — لاہور ۸ جولائی محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو اب معمولی حرارت ہے بخار... احباب ... صحت ... دعا ...

مشرق بعید کے تمام ممالک کو تیل اور دیگر جنگی سامان کی سپلائی بند

واشنگٹن ۸ جولائی۔ امریکہ نے فوری طور پر مشرق بعید کے تمام ممالک کو تیل اور دیگر اسی قسم کی اشیاء کی سپلائی بند کر دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ خطرہ لاحق یہ ہے کہ کہیں یہ سامان شمالی کوریا کے حامیوں کے ہاتھوں میں نہ پہونچ جائے۔ کمیونسٹ چین کو تیل نہ بھیجنے کی پابندی کے سلسلہ میں امریکہ دوسری حکومت اور پرائیویٹ کمپنیوں سے بھی بات چیت کر رہا ہے۔ خبر ملی ہے کہ بعض برطانی کمپنیوں نے بھی اپنی سپلائی کو کم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

شمالی کوریا کی فوجوں کا ریلوں کے اہم مرکز چونان پر قبضہ امریکی فوجوں کی جنوب کی طرف پسپائی

ٹوکیو ۸ جولائی۔ آج امریکی فوجوں کو ایک اور بہت بڑی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور شمالی کوریا کی فوجوں نے ریلوں کے ایک اہم مرکز چونان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر جنوبی کوریا کے عارضی صدر مقام تائی جون سے ۴۶ میل دور شمال مغرب میں واقع ہے۔ اور اب امریکی فوجیں جنوب کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ امریکی فوجیں ابھی چونان کے جنوب میں اپنی صفیں بھی درست نہ کرنے پائی تھیں کہ شمالی کوریا کی فوجیں ان پر آ گھسیں۔ ۲۰ گھنٹے تک گھمسان کا رن پڑا۔ جس کے بعد امریکی فوجیں پسپا ہو گئیں۔ اور شمالی کوریا کے ایک بکتر بند دستے نے بڑھ کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اب شمالی کوریا کی فوجیں دریائے اون سونگ سے سونگ سوان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان کے مطابق امریکی بمبار آج شمالی کوریا کے ٹینکوں فوجی چھاؤنیوں اور پوسٹوں پر برابر بمباری کرتے رہے۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ کوریا میں محض اقوام متحدہ کے ایجنٹ کے طور پر جنگ کر رہا ہے۔ لہذا اس کا بحری ناکہ بندی کا اقدام خلاف آئین نہیں ہے۔

آج حکومت پولینڈ نے اقوام متحدہ کو براہ راست اس امر سے مطلع کر دیا ہے۔ کہ اس کے نزدیک کوریا میں امریکی اقدامات، اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ لیکن ملک شام کی حکومت نے مجلس اقوام کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اس کے ہر ایک ایسے اقدام کی حمایت کرے گی۔ جو جارحانہ اقدامات کی مذمت میں اٹھے گا۔

لنکا امریکی اقدامات کا حامی نہیں

کولمبو ۸ جولائی۔ کل یہاں وزیر اعظم لنکا نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ لنکا امریکی حکومت کے ان اقدامات کے حق میں نہیں ہے جو اس نے کوریا میں جنگی سرگرمیوں کے سلسلہ میں کئے ہیں۔

— ماسکو ۸ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ جنوبی کوریا کی جنگ میں امریکہ جاپانیوں کو استعمال کر رہا ہے۔

خان لیاقت کی مراجعت

لنڈن ۸ جولائی وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان کل لنڈن سے ایتھنز روانہ ہو جائیں گے۔ یونان میں آپ برطانوی سفیر کے مہمان ہوں گے۔ اور پھر منگل کو مراجعت فرمائے کراچی ہوں گے۔

ادارہ سیاحت کا قیام

کراچی ۸ جولائی۔ حکومت پاکستان نے سیاحت کی حوصلہ افزائی کے لئے جو ایک مرکزی ادارہ سیاحت قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے قیام کے سلسلہ میں ۲۶ جولائی کو کراچی میں پاکستان کے صوبائی اور مرکزی نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں ایشیا اور ...

انکار پر غور

سڈنی ۸ جولائی۔ کوریا کے لئے آسٹریلیا کی جہاز رانوں کی یونین کی فیڈرل ایگزیکٹو نے سامان بھیجنے کے سلسلہ میں جو انکار کر دیا تھا۔ آسٹریلیا کے اٹارنی جنرل اس پر غور کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ مطالبہ معقول ہوا۔ تو اس پر فوری کارروائی کی جائے گی۔

شامی سفیر تمیز الدین سے ملے

کراچی ۸ جولائی۔ آج شام کے وزیر مختار السید عمر بہاء الامیری نے پاک دستور یہ کے صدر مسٹر تمیز الدین خان سے ملاقات کی۔ اور اس آئین کے سلسلے میں بات چیت کی۔ جو قرارداد مقاصد کی بنیادوں پر تیار ہو رہا ہے آپ نے کہا اسلامی دنیا کی آنکھیں اس سلسلہ میں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ اور اس کا یہ اقدام یقیناً ان سب کے لئے مثال کا درجہ رکھیگا۔

یوم آزادی پر مبارکباد

— کراچی ۸ جولائی۔ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے جمہوریہ ارجن ٹائینا کو یوم آزادی کی تقریب پر مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے۔

فلپ جیسپ بے گناہ ہیں

— واشنگٹن ۸ جولائی امریکی سینٹ کی خارجی امور کی کونسل نے امریکہ کے سفیر آزاد مسٹر فلپ جیسپ کو ان تمام الزامات سے بری قرار دیا ہے۔ جو ان پر کمیونسٹوں کا حامی ہونے کے سلسلہ میں لگائے گئے تھے۔

پیٹرول راشن ختم

— بہاولپور ۸ جولائی۔ حکومت ریاست بہاولپور نے ریاست بھر میں پیٹرول کا راشن ختم کر دیا ہے۔ یہ حکم پاکستان میں پیٹرول کا راشن اٹھنے کے بعد کیا گیا ہے

مختصرات

— لیک سکیس ۸ جولائی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے کے انکشاف کے مطابق اقوام متحدہ کے کمیشن کو کوریا میں اپنا کام جاری رکھنے کی ہر ممکن سہولت دی جائے گی۔ کمیشن کا دفتر فی الحال ایک بندرگاہ میں قائم کیا گیا ہے۔

— واشنگٹن ۸ جولائی امریکہ نے اپنے ایٹم کے کارخانوں کو سارے ملک میں پھیلا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ جنگ کی صورت میں کسی خطرناک نتیجے کا سامنا نہ ہو جائے۔

— انقرہ ۸ جولائی بین الاقوامی مالی فنڈ میں سے اناج کے گودام تعمیر کرنے کے لئے ترکی کو ایک کروڑ ۴۶ لاکھ ڈالر کا قرضہ دیا گیا ہے

— جنیوا ۸ جولائی۔ اقوام متحدہ کا فلسطینی کمیشن اپنا دفتر جنیوا سے بہت جلد بیت المقدس میں لے جا رہا ہے۔

— پی کنگ ۸ جولائی ہانگ کانگ ریڈیو نے فلپائن پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ کمنتانگ کے ایجنٹوں سے مل کر چینی باشندوں پر ظلم کر رہا ہے۔

— لنڈن ۸ جولائی کل پیرس میں یورپ میں لین دین کے متعلق ہونے والے سمجھوتہ کو سر سٹیفورڈ کرپس نے بین الاقوامی تعاون کی لاثانی مثال قرار دیا ہے۔

— کراچی ۸ جولائی۔ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوریائی جنگ کی وجہ سے پاکستان کے تاجروں نے باہر سے آنے والی اشیاء کی خواہ مخواہ جو قیمت بڑھا دی ہے۔ حکومت اس کے خلاف نہایت مؤثر اقدامات کرنے والی

قربانی کرنا مشکل نہیں

کیا آپ نے تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی ادا کر لیا

۲۹ رمضان المبارک تک وعدہ پورا کرنیکی پوری کوشش کریں

"فرمایا!

(۱) اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنا مشکل نہیں ایمان لانا مشکل ہے جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں"۔

(۲) میں امید کرتا ہوں کہ جن مردوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ عورتوں کی اور جن عورتوں کے دلوں میں ایمان ہے وہ مردوں کی اور جن بچوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کی مدد کریں گے۔ اور آئندہ قربانیوں کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے"۔

(۳) "جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مجبور ہے۔ اسے دق نہ کرو۔ جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے اسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ یاد رکھو! یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے (تحریک جدید کا تبلیغی جہاد کبیر) اور ہو کر رہے گا۔

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا"

پس آپ نے اگر ابھی تک تحریک جدید کے تبلیغی جہاد کا چندہ کا وعدہ ادا نہیں کیا۔ تو آپ کس سوچ میں ہیں۔ فوری توجہ فرما کر ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا فرما دیں۔

(۴) "اب وقت تمہارے لئے بہت نازک ہے۔ اسلئے بہت احتیاط کرو۔ اب تم ایسے مقام پر ہو کہ اس سے پیچھے قدم اٹھانا ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پس خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ موت تم کو خدا تعالیٰ کی گود میں ڈالدے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد شیخ فضل کریم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس مورخہ ۲۵/۶ کو مختصر علالت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت فرمائے گئے ہیں۔

سب بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرما دیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دے اور ان کے درجات بلند کرے"!

درخواست دعا

عزیز عبد اللطیف صاحب نے امسال ایل۔ ایل بی اور عزیز عبد الوہاب صاحب نے ایف ایس سی کے فائنل امتحان دیئے ہیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ درویشان قادیان و بزرگان سے ملتجی ہوں گا کہ عزیزوں کے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونیکی دعا فرمائی جاوے

(فضل الدین سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور)

سیکرٹریان تبلیغ توجہ فرمائیں

احمدیت کو ہر شہر اور ہر شہر کے ہر محلہ اور ہر گاؤں میں قائم کرنے کا یہی ایک طریق ہے کہ ہم میں سے ہر ایک احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے لیکن افسوس ہے کہ سیکرٹریان تبلیغ اس تحریک کو جماعتوں میں جاری کرنے کی کماحقہ کوشش نہیں کرتے۔ اس سال میں سے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک صرف ۱۱۳ جماعتوں نے وعدہ ہائے بیعت بھجوائے۔ سب جماعتوں میں وصول شدہ وعدہ ہائے بیعت کی فہرست درج ذیل ہے۔ سیکرٹریان تبلیغ سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں احباب کو بیدار کریں اور وعدہ ہائے بیعت کی فہرستیں مکمل کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(انچارج بیعت ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد احباب وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ ہائے بیعت
۱۰۱		۹۶۰	۱۰۳۹ (وصول شدہ تا آخر اپریل ۵۰ء)
۱۰۲	حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۱۸	۱۸
۱۰۳	رسول نگر	۸	۸
۱۰۴	اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری	۴۱	۴۷
۱۰۵	ملتان	۲۳	۲۳
۱۰۶	گولیکی ددھاروال ضلع گجرات	۳۱	۳۱
۱۰۷	موہکے چک ۲۷ ایس ضلع لائلپور	۵	۵
۱۰۸	لنگہ ضلع میرپور آزاد کشمیر	۲۰	۲۷
۱۰۹	ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۲۷	۲۷
۱۱۰	احمدی پاڑہ "	۵۲	۵۲
۱۱۱	بوٹ گرام "	۶	۶
۱۱۲	ڈھینکانال اڑیسہ ہندوستان	۳	۴
۱۱۳	یاڑی پورہ کشمیر "	۱۵	۱۵
		۱۲۰۹	۱۳۰۲

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی کوئٹہ سے روانگی

کوئٹہ ۲ جولائی ۱۹۵۰ء مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نامزد امام مسجد لنڈن جو انگلستان جاتے ہوئے حضور کی ملاقات کے لئے کل کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ آج نو بجے شب کی گاڑی کراچی روانہ ہو گئے۔

روانگی سے قبل آپ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے "کیفے ڈان" میں دعوت افطاری دی گئی۔ جس میں معززین جماعت اور دیگر نمائندگان پریس کے علاوہ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان اور نمائندہ استقلال و کوئٹہ ٹائمز بھی شریک ہوئے۔ جماعت کی طرف سے چوہدری صاحب کا تمام نمائندگان پریس سے تعارف کرایا گیا۔

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد آپ بذریعہ کار ریلوے سٹیشن تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت کے مخلصین نے آپ کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ احباب کرام اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں بخیریت تمام اپنی منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی)

مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب کی وفات

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب ابن ملک برکت علی صاحب مالک فرم ملک برادرز مرچنٹس راوی روڈ لاہور اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملک صاحب مرحوم نہایت مخیر اور خادم سلسلہ تھے، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ وفات سے ایک

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۹ جولائی ۵۰ء

احراریوں کی مذہبی دہشت انگیزی

ذیل میں ہم "درنجف" اشاعت یکم جولائی ۵۰ء کا افتتاحیہ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔

"درنجف کی گذشتہ دو سال کی فائلیں اٹھا کر مطالعہ فرمایئے۔ جن میں بارہا بطور انتباہ شائع کیا گیا۔ کہ پاکستان میں "شیعہ سنی سوال" پیدا نہ ہونے پائے۔ ورنہ ملک کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی۔ نیز کشمیر عرب۔ عراق وغیرہ ممالک کی کئی مثالیں بھی شرح و بسط سے پیش کی گئیں۔ لیکن جس امر کا کھٹکا تھا آخر کار رونما ہو کر رہا۔

نارووال کے مقام پر "شبیہہ ذوالجناح کے پروسیشن" پر شیعہ سنی سوال کیوں اٹھایا گیا؟

بعض کا خیال ہے۔ کہ وہاں پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا معنی رکھتا تھا؟ بعض کہتے ہیں شیعوں نے سول نافرمانی کیوں کی؟ ایک طبقہ کی رائے ہے۔ کہ بعض سنیوں کی حماقت و سرکشی سے کچھ بوکھلائے الیکشن کا سٹنٹ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن اکثر با بصیرت اشخاص کی رائے میں یہ ہے۔ کہ نارووال ایسے خاص مقام میں اڈہ لگا کر کوئی غدار ملک و ملت دشمن کے اشارہ پر رقص کناں ہے۔

اگرچہ میاں عبد الباری صدر صوبہ مسلم لیگ کے بیانات کے مطابق چند بہی خواہانِ ملک و ملت کی مساعی جمیلہ سے اس فتنہ کو فرو کر دیا گیا ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ملک کے خرمنِ امن و امان میں یہ انگر برابر چمک رہا ہے۔ اور عام نگاہیں اسے محسوس نہیں کر سکتیں "نارووال میں جو کچھ ہوا۔" اگر یہ سب کچھ کسی ضابطہ و قانون کی بناء پر ہوتا۔ تو ہمیں شکوک کی گنجائش نظر نہ آتی۔ لیکن جب یہ دیکھا گیا۔ کہ ایک طرف مذہب شیعہ کے جذبات کو دیدہ و دانستہ ضابطہ کے نام سے مشتعل کیا گیا۔ اور دوسری طرف خاص انتقامی جذبہ کے ماتحت ایسی ایسی بدضابطگیاں دانستہ طور پر عمل میں لائی گئیں۔ جن سے پاکستان کو سکھا شاہی یا طوائف الملوکی ثابت کر کے عمداً بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔

معہذا نارووال میں بعینہٖ وہی ڈرامہ کھیلا گیا۔ جو پاکستان بننے سے پہلے سیالکوٹ میں یہ کہہ کر کھیلا گیا تھا۔ "نہیں بنے گا پاکستان" نعوذ باللہ۔ نیز ویر بھارت امرت سرد پرتاپ نیو دہلی میں جو مضامین ان کے ایڈیٹوریل نوٹس میں شائع ہوئے۔ جن میں نارووال کے متعلق پوست کندہ پرائیوٹ حالات چھپے ہیں۔ ان کا نامہ نگار یا اطلاع دہندہ کون ہے؟ اگرچہ ہمارا خیال ہے کہ **پاکستان میں بعض غدار اور بعض نااہل افسران ایسے موجود ہیں۔ جو اپنی بدفطرتی یا نالائقی سے ملک میں اضطراب و تشویش اور بدامنی کا باعث ہو رہے ہیں۔** بنا بریں ہمارا فرض ہے۔ کہ بحیثیت مشیر پاکستان اپنی محبوب سلطنت سے عارض ہوں کہ "نارووال کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ" ایک قومی مطالبہ ہے۔ شیعہ ہوں یا سنی۔ مجرم ثابت ہونے پر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ؎

گدائے کوئے شمائیم و حاجتے داریم
روا مدار کہ محروم از آستاں برویم"

(درنجف سیالکوٹ مجریہ یکم جولائی ۵۰ء)

حکومت کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ "احراری مقرر" احمدیت کی مخالفت کے پردہ میں جگہ جگہ اشتعال انگیز کانفرنسیں کر کے انارکی کو ہوا دے رہے ہیں۔ اور احراری آرگن "آزاد" اشتعال انگیز تحریریں شائع کر کے ملک میں مذہبی دہشت انگیزی کی وبا پھیلا رہا ہے۔ بے شک بظاہر ان غیر ذمہ دارانہ تقریروں اور تحریروں کا نشانہ زیادہ تر غریب اور مرنجاں مرنج احمدی ہیں۔ اور شاید حکومت کو یہ خیال ہے۔ کہ چونکہ احمدی ہر طرح کی سختی اور ہر طرح کا ظلم و ستم برداشت کر لیتے ہیں۔ اس لئے احراری دہشت انگیزوں کی بازپرس چنداں ضروری نہیں۔ لیکن ہم عرض کریں گے۔ کہ بیشک "احمدی" ظلم و ستم برداشت کرنے کے عادی ہیں۔ لیکن احراری دہشت انگیزوں کا مقصد "احمدیوں" کی چھوٹی سی جماعت کو مرعوب کرنے سے صرف احمدیت کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ ملک میں انارکی پیدا کرنا ہے۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ حکومت کے بعض عاقبت نااندیش کارندے بھی ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ چنانچہ درنجف کے اس لیڈر کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"اگرچہ ہمارا خیال ہے۔ کہ پاکستان میں بعض غدار اور بعض نااہل افسر ایسے موجود ہیں۔ جو اپنی بدفطرتی اور نالائقی سے ملک میں اضطراب و تشویش اور بدامنی کا باعث ہو رہے ہیں۔" (درنجف)

اس بات کے ثبوت میں کہ احراری دہشت انگیزوں کا مقصد صرف احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا اور احمدیت کو نقصان پہنچانا ہی نہیں۔ بلکہ ملک میں انارکی پھیلانا ہے۔ یہ ہے کہ جہاں ان کو موقع ملتا ہے۔ وہ سنی۔ شیعہ اور حنفی اہلحدیث کا سوال بھی پیدا کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس ضمن میں ہم درنجف کے مندرجہ بالا لیڈر کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کرتے ہیں:۔

"معہذا نارووال میں بعینہٖ وہی ڈراما کھیلا گیا ہے۔ جو پاکستان بننے سے پہلے سیالکوٹ میں یہ کہہ کر کھیلا گیا تھا۔ "نہیں بنیگا پاکستان" فنعوذ باللہ۔"

یہ الفاظ واضح ہیں۔ اور حکومت کا ہر ایک فرد اس کے معنی سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ ڈراما جس کا اشارہ درنجف نے کیا ہے۔ کیا تھا۔ اور کن لوگوں نے یہ ڈراما کھیلا تھا۔ اور وہ کون لوگ تھے۔ جن کا نعرہ تھا کہ "نہیں بنے گا پاکستان"

پھر درنجف میں سے ہم ایک اور حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس حوالہ سے صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ احراری کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ شیعہ لیکچرار مولوی محمد بشیر صاحب آف ٹیکسلا اپنی ایک تحریر میں جو درنجف ۸ رمئی ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی ہے اپنی ایک تقریر کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں نے رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب کے متعلق کہا تھا۔ کہ وہ موجودہ وقت میں سنی و شیعہ اتحاد کا لفظی نعرہ لگاتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ ہمارے ایک عالم کو لئے پھرتے ہیں۔ مگر جس وقت ہمارا عالم ان کے ہمراہ نہیں ہوتا۔ تو ان ہی شیعوں کو بت پرست اور تعزیہ و ذوالجناح کو اصنام سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں خانیوال میں ان کی آمد کے بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں تھے۔ جن میں بحروف جلی لکھا ہوا تھا۔ "فتنۂ رفض کا قلع قمع کرنے کے لئے شبیر بیشۂ حریت کی آمد"

(درنجف ۸ رمئی ۵۰ء)

ہمارے پاس ملک کے طول و عرض سے نہایت دردناک شکایات پہنچ رہی ہیں۔ کہ کس طرح احراری اور ان کی غیر ذمہ دارانہ تقریر و تحریر سے متاثر شریر لوگ غریب اور معصوم احمدیوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں۔ اور کس طرح احراری دہشت پسند ذمہ وار لوگوں کی چشم پوشی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی مذموم حرکات میں ترقی کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالت جاری رہی۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ یہ شر انگیز ٹولہ ملک کے طول و عرض میں وہ آگ لگانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جو وہ لگانا چاہتا ہے۔ اور ملک کے بہی خواہوں سے پھر کچھ کرتے نہیں بنے گا۔

ہم حیران ہیں کہ ان دہشت انگیزوں کو کیوں اتنی کھلی ڈور دے دی گئی ہے۔ کسی ملک میں امن کے قیام کے ذمہ وار کسی ایسے گروہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جو ان کی تدابیر ملکی کو اس طرح خاک میں ملانے کے لئے تلا ہوا ہو۔

گو ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ شاید کسی مصلحت کی وجہ سے ان کو ڈھیل دی جا رہی ہے۔ ڈر ہے۔ کہ یہ ڈھیل کہیں اس مصلحت کو غیر مصلحت نہ بنا دے۔ کیونکہ پہلے تو احراری صرف زبانی دہشت انگیزی کر رہے ہیں۔ اب ملک کے چاروں طرف سے یہ شکایات آ رہی ہیں۔ کہ غریب احمدیوں کو نہ صرف معاشی اور تمدنی طور پر تنگ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ان پر حملے بھی کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو کاروبار کرنے سے بھی روکا جاتا ہے۔ خود لاہور میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ اگر احراریوں کی جرأت اسی طرح ترقی کرتی رہی۔ تو جو نتائج نکلیں گے۔ وہ ظاہر ہیں۔ احمدیت کو تو جو نقصان ہوگا ہوگا۔ مگر ملک کے امن و امان کو ابھی سے خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔

صدقۃ الفطر

اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مرد۔ عورتوں۔ بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت میں ہوں فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود نہ ادا کر سکتا ہو۔ اسکی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ادا کرے۔ اسکی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص پر ایک صاع اور جو اسکی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع مقرر کیا ہے صاع ایک عربی پیمانہ ہے۔ جو ہمارے حساب سے پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ تا بیوگان اور یتامیٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے۔ اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

نوٹ:۔ مختلف علاقوں کے غلہ کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اوسط قیمت ۷ روپے فی من لگائی گئی ہے۔ اور اسی کے مطابق

بانی سلسلہ احمدیہ اور انگریزی حکومت

علماء کے اخبار الجمعیۃ کا ایک فیصلہ کن اقتباس

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد خطرناک طوائف الملوکی پھیل گئی تھی۔ ان دنوں خطۂ پنجاب سکھ قوم کے مظالم کا تختۂ مشق تھا۔ مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ تھا۔ ان کے جان، مال، عزت و آبرو، اور مذہب کوئی چیز محفوظ نہ تھی۔ اس مختصر دور سلطنت میں سکھوں نے بے انتہا ستم کئے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس پُر آفات و فتن زمانہ میں مسلمان عورتیں، مسلمان بچے اور مسلمان مرد آسمان کی طرف نگاہ کئے ہوئے تھے اور اس شکنجۂ بیداد سے رہائی کے لئے آہ و فغاں میں مصروف تھے۔ رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ حالات نے پلٹا کھایا۔ سکھوں کا انگریزوں سے مقابلہ ہوا۔ ہر میدان میں سکھ بھاگتے دکھائی دیئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس ظالمانہ عہد حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ انگریزی سلطنت بھی غیر مسلم تھی۔ مگر اتنا ہوا کہ انگریزوں نے سب قوموں کی جان و مال کی حفاظت کی۔ ان کی عزت و ناموس کو بچایا اور سب کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی دی۔ کجا وہ وقت کہ مسلمان نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اذان نہیں دے سکتا۔ مسلمانوں کی مساجد سکھوں کے گھوڑوں کے لئے بطور اصطبل استعمال ہوتی تھیں اور کجا یہ زمانہ کہ مسلمان آزادی سے برملا اذانیں دیتے اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہیں اپنے مذہبی رسوم بجالانے میں پوری آزادی ہے۔ علاوہ ازیں انگریزی سلطنت نے تمام اہل مذاہب کو اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کی بھی آزادی دی۔ اسلام کی اشاعت کا موقعہ پیدا ہوگیا اور یہ صورت حال ایک سچے اور مخلص مومن کے لئے راحت جان تھی۔

(۲)

اس میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کہ انگریزوں نے یہ حالات مسلمانوں سے خصوصی رعایت کرتے ہوئے پیدا نہ کئے تھے بلکہ یہ ان کی سلطنت کی ساخت کا طبعی نتیجہ تھا اور اس بارے میں ان کی نظر میں مسلم اور غیر مسلم برابر تھے اگر کوئی یہ کہے کہ انگریزوں نے سب اہل مذاہب کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور تبلیغ کرنے کی آزادی عیسائی پادریوں کو مدنظر رکھ کر دی تھی۔ تب بھی میں کہتا ہوں کہ اسلام کی حقانیت اور اس کے غلبہ پر یقین رکھنے والے مسلمانوں کے لئے یہ صورت بھی بسا غنیمت تھی کہ ان کے لئے امن کے ساتھ سچے دین کی اشاعت کا ایک نادر موقعہ ہاتھ آیا تھا۔

بہرحال اس ملک میں انگریزی سلطنت کے قائم ہونے سے مسلمانوں نے آرام کا سانس لیا اور امن و عافیت اور مذہبی آزادی کو خدا کا فضل قرار دیا اس زمانہ کے تمام اہل قلم اور اہل دل مسلمانوں نے انگریزی سلطنت کے پیدا کردہ امن و امان کی تعریف کی اور اس سلطنت کے لئے دعائیں کیں مسلمان کی سرشت میں احسان کی قدر ودیعت کی گئی ہے۔ اختلاف مذہب کے باوجود وہ محسن کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کا روز اول سے عادی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ابتداء اسلام میں حبشہ میں مہاجر بن کر گئے۔ وہ قریش مکہ کے مظالم سے آشفتہ خاطر تھے۔ نجاشی عیسائی شاہ حبشہ نے انہیں امن دیا۔ اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی دی۔ یہ بات نجاشی کی سلطنت میں سب کو حاصل تھی مسلمانوں سے خاص نہ تھی۔ مگر مسلمان اس احسان عام کا شکریہ بجا لائے۔ نجاشی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس کی سلطنت کے استقرار اور استحکام کے لئے اس کی فوج میں شامل ہونے کی پیشکش کی (محاضرات خضری و تاریخ ابن اثیر) صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ نمونہ صلحاء امت کے لئے مشعل راہ رہا ہے اور آج تک سچے مسلمان اس اسوہ کی پیروی کرتے رہے ہیں۔

(۳)

انگریزی سلطنت کی دی ہوئی آزادی اور اور اس کے قائم کردہ امن کا جب سکھوں کے زمانہ سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو دن اور رات کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس صحیح احساس کا اظہار تمام مسلمانوں نے کیا۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا نصب العین اسلام کی اشاعت اور دین حنیف کی ترویج تھا۔ سکھوں [illegible] اس لئے جونہی سلطنت انگریزی نے سکھوں کے تاریک اور ظالمانہ عہد کی صف لپیٹ کر انگریزوں کی با امن اور مذہبی آزادی دینے والی سلطنت قائم کی تو آپ نے اسے اپنے نصب العین کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھا اور پورے زور کے ساتھ اسلام کے فضائل کی اشاعت شروع کر دی۔ غیر مسلموں کو اسلام کا پیغام پہنچانا شروع کر دیا۔ آپ آریہ اور .... عیسائی مشنریوں کے مقابلہ پر اسلام کی طرف سے کامیاب جرنیل کی طرح سینہ سپر ہوئے ان سازگار حالات سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے انگریزی سلطنت کے امن اور آزادی تبلیغ کے طریق کی بھی تعریف کی اور متعدد مرتبہ ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ پادری جو اسلام کو اپنا شکار خیال کرتے تھے حیران و ششدر تھے انہیں لینے کے دینے پڑ گئے۔ پنڈت جو اپنی یورش کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ہندو دھرم کی آغوش میں دیکھنے کے خواہاں تھے پریشان خاطر ہو گئے۔ ہر نئے دن کے ساتھ قادیان کی بستی سے اسلام کی تائید میں اور عیسائیت اور آریہ دھرم کی تردید میں نئی دلیل شائع ہوتی تھی۔ چند ہی دنوں میں اسلام کی حیثیت مدافعانہ کی بجائے جارحانہ ہوگئی اور مسلمانوں کے سر خوشی اور مسرت سے بلند ہوئے

(۴)

یہ صورت حال پادریوں۔ پنڈتوں اور ذاتی شہرت کے بھوکے مولویوں کے لئے مایوس کن تھی۔ دلائل کے میدان میں وہ عاجز تھے۔ لیکن دو باتیں ان کے ہاتھ میں تھیں۔ وہ عوام کو اشتعال دلا سکتے تھے۔ انہوں نے بے حد اشتعال دلایا اور احمدیوں کے لئے زندگی اجیرن کرنے کی پوری کوشش کی۔ دوسری طرف وہ انگریزی حکومت کو اکسا سکتے تھے۔ اول تو سلطنت اجنبی تھی۔ دوسرے اس کے عیسائی اراکین کی ساری ہمدردی پادریوں کے ساتھ تھی۔ تیسرے بانی سلسلہ احمدیہ نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی فرما دیا تھا۔ مسیح ناصری علیہ السلام کے وقت میں بھی یہودی علماء نے رومی سلطنت کو یہ کہہ کر بھڑکایا تھا کہ مسیح سلطنت کا باغی ہے۔ یہاں بھی علماء زمانہ نے اس ہتھیار کو پورے زور سے استعمال کیا۔ پادریوں اور پنڈتوں کی دسیسہ کاریوں نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ اب سخت ضرورت پیش آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دشمن کی اس نامسعود تدبیر کو ناکام بنائیں اور اس کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں۔ آپ انگریزی حکومت کے پر امن ہونے اور تبلیغی آزادی دینے کے لئے سلف صالحین کے طریق پر پہلے سے دل سے ممنون تھے اسے احسان سمجھتے تھے اور اس کا شکر ادا کرنا واجب یقین کرتے تھے۔ اب آپ نے ایک تو منصف مزاج حکام تک اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت کی اور اپنے مسلک سے انہیں مطلع کیا۔ اس زمانہ میں انگریز حکام کا ایک طبقہ مذہبی تعصب سے علیحدہ اور سلطنت کے قوانین پر قائم تھا۔ دوسرے آپ نے تحریر و تقریر میں انگریزی سلطنت کے امن دینے اور مذہبی آزادی قائم کرنے کے احسان کو شد و مد سے۔ اور بکثرت شائع کیا۔ ان دو طریقوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ گاہے گاہے حکومت کے کارندے جز بز ہوتے رہے مگر عمومی رنگ میں حکومت کو گرفت کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ اس دشمنوں کی مجموعی تدبیر ناکام و نامراد ثابت ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے نصب العین اشاعت اسلام و ترویج شریعت کے پورا کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

(۵)

انگریزی سلطنت بہرحال اجنبی اور غیر مسلم سلطنت تھی۔ اہل وطن اور مسلمانوں کو اسلام کے اصول اور صحابہ کے عمل کو ایک طرف رکھتے ہوئے اس سلطنت سے کوئی دلی لگاؤ نہ تھا۔ یوں سیاست اندھا دیتا ہے جو حق و ناحق میں کوئی تمیز نہیں کرتا۔ اس [illegible] کے ذریعہ جذبات کو فوراً بھڑکایا جا سکتا ہے۔ پہلے منصوبہ میں ناکام رہتے ہوئے علماء وغیرہ نے دوسری راہ سے حملہ کیا۔ انہوں نے عوام سے کہا اور آج تک کہہ رہے ہیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ تو انگریزوں کے مداح تھے وہ تو ان کی سلطنت کی تعریفیں کرتے تھے اب عوام کو جوش دلانے کے لئے پہلے دور کے وہ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن میں سکھوں کے ظالم کے مقابل پر انگریزوں کے امن اور آزادیٔ مذہبی کی تعریف کی گئی تھی۔ اہل انصاف خدارا سوچیں کہ آیا یہ طریق منصفانہ ہے اور آیا صداقت و راستی کی اتباع اسی کو کہتے ہیں؟ سچ یہ ہے کہ احمدیت کے دشمن پہلے بھی غلط راستہ پر گامزن تھے اور آج بھی غلط طریق اختیار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ خود ہی حقیقت آشکار فرمائے گا۔

امن اور آزادیٔ مذہب کی قدر و قیمت پاکستان کے عوام مسلمانوں کی نظر سے اوجھل ہو تو ہو لیکن ہندوستان میں بسنے والے آج بھی اس کی قیمت کو جانتے ہیں۔ اس کا اندازہ آپ مسلمانوں کے نمائندہ اخبار "الجمعیۃ" دہلی کے الفاظ ذیل سے لگا سکتے ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"جو حکومت اقلیتوں کے جان و مال آبرو اور شہری حقوق کی محافظ بنے اور اس کا سلوک ان کے ساتھ مساویانہ ہو منصفانہ ہو وہ یقیناً اس قابل ہے کہ اسے دونوں ہاتھوں سے دعا دی جائے اور اس پہ جان عزیز تک قربان کر دی جائے۔ مثل مشہور ہے

کہ اندھے کو کیا چاہئیے؟ دو آنکھیں اقلیتوں کو کیا چاہئیے؟ صرف دو آنکھیں۔ اقلیتوں کو کیا چاہئیے؟ امن حسن سلوک اور جان و مال کی حفاظت۔ اس سے زیادہ غریب اقلیتوں کو کچھ نہیں چاہئیے۔ انہیں اگر امن اور تحفظ مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔ اس نعمت کے بدلہ میں وہ اپنی حکومت پر اپنی جان تک نثار کر سکتی ہیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۱۵ مئی سنہ ۱۹۵۰ء بحوالہ رسالہ آستانہ دہلی جون سنہ ۵۰ء)

دیکھئے ہندوستان کے مسلمان، ان کے علماء اور مفتی غیر مسلم حکومت پر جانیں نثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے لئے دونوں ہاتھوں سے دعائیں مانگنے کے لئے آمادہ ہیں وہ اس حکومت سے صرف امن اور حفاظت جان و مال چاہتے ہیں۔ خدارا پاکستان کے مسلمان جذبات کی رو میں بہنے کی بجائے عقل سے کام لیں اور جمعیۃ العلماء کے آرگن "الجمعیۃ" کے مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان عبارتوں کو پڑھیں جو امن اور مذہبی آزادی دینے پر ضرورت۔ وقت کے لحاظ سے انگریزی حکومت کے حق میں لکھی گئی تھیں وما علینا الا البلاغ المبین۔

نئی دُنیا عربوں نے دریافت کی ہے

(ماخوذ)

بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ امریکہ کا براعظم کولمبس نے دریافت کیا تھا۔ جو سپین کا ایک مشہور ملاح جہاز ران تھا یہ امریکہ کرسٹوفر کولمبس نے امریکہ دریافت کیا ایک قطعی غلط روایت ہے جو تاریخ میں رواج پا گئی ہے اصل بات یہ ہے کہ اس نظریہ کی تصدیق کے لئے خود تاریخ میں اس قدر تحریف کی گئی ہے اور صحیح معاملات کو اس طرح بگاڑا گیا ہے کہ حقیقت غت ربود ہو گئی ہے۔ امریکہ کو سب سے پہلے عربوں نے دریافت کیا۔ ان کی جغرافیہ دانی اور ذوق سیاحت نے انہیں پہلے ہی پتہ دیدیا تھا۔ عربوں نے نہ صرف امریکہ تک دسترس حاصل کر لی تھی۔ بلکہ وہ انگلستان تک پہنچ گئے تھے۔ اس کی تفصیل سنئیے۔

افریقہ کو عبور کر کے سپین (اندلس) پہنچے پھر ان کے جہاز کناریہ کے سمندروں میں پہنچے اور جزیرہ آدورڈ تک پہنچ گئے۔ جو بحر الکاہل کے عین وسط میں واقع ہے۔ ان کے جہاز امریکہ کے علاوہ آئس لینڈ آئرلینڈ اور انگلستان کے مغربی ساحلوں تک پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ عربوں کی آمد کا ایک تازہ ثبوت موجود ہے انگلستان کے اس علاقہ میں اب تک ایک شہر موجود ہے۔ جس کا نام "بیر عباس" ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پہلے کوئی عرب بستی تھی۔ علاوہ ازیں انگلستان میں جو دیہاتی رقص ہوتے ہیں انکا نام مارس ڈانس ہے مارس کا صحیح مطلب یہی ہے کہ وہ "مورش" یعنی "مورز" (مسلمانوں) سے متعلق ہیں اور یہ ناچ عربوں سے سیکھے گئے تھے۔ جن کی یادگار میں مورش رقص دیہات میں اکثر ہوا کرتے ہیں مارس اور مورش کے لفظوں میں چونکہ طبعی امتزاج "تلفظ" پایا جاتا ہے۔ اسلئے "مورش" کی جگہ مارس کا لفظ دیہاتیوں کی زبان پر چڑھ گیا حالانکہ یہ "مور" کا اسم صفت ہے اندلس کے مسلمانوں کو "مور" اسلئے کہا جاتا تھا کہ وہ مراکش علاقہ افریقہ سے آئے تھے۔ موروں یعنی عربوں نے سمندروں میں اپنی ذوق سیاحت کی بڑی داد دی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ وہ مغرب کے دور دراز مقامات پر پہنچ گئے تھے لزبن اور میڈرڈ یعنی قرطبہ جو اب تک سپین کا دارالحکومت ہے کے سرکاری دفاتر اور کتب خانوں میں عربوں کے امریکہ کے نقشے اور خاکے ایک عرصہ تک لٹکتے رہے اور بعض تو اب تک پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کے اندرونی علاقوں کے نقشے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب کے سیاح اور بحری کپتان وہاں تک پہنچ چکے تھے اور مال تجارت لانے لے جانے کا کام کرتے تھے۔ ہمارے پاس جو تاریخی مواد موجود ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اندلس (سپین) کے "موروں" یعنی مسلمانوں کا تجارتی و کاروباری تعلق امریکہ کے "Red Indians" قدیم ترین باشندگان امریکہ قائم ہو چکا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ امریکہ اور اسلامی سپین کے مابین مستقل و مسلسل روابط قائم تھے۔

جب حوادث کے طوفان نے اندلس کی اسلامی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور ادھر مسلسل جنگوں کی وجہ سے "قرطبہ" آخری سانس لینے لگا۔ شہنشاہ "فرڈی نینڈ" اور ملکہ ازابیلا سپین کا خزانہ خالی ہو چکا تھا اور اب دولت کی بڑی ہی سخت ضرورت تھی۔ اور کولمبس نے ملکہ کو سمجھایا کہ مغرب میں سونے کے بڑے بڑے ذخیرے پائے جاتے ہیں اگر جہازوں کا انتظام کر دیا جائے تو سپین کو سونے میں غرق کر دوں گا۔ ان باتوں سے ملکہ بہت متاثر ہوئی۔ کولمبس کو یقین تھا۔ کہ مغرب میں جو ملک پایا جاتا ہے وہ ہندوستان ہے۔ ہندوستان کو سونے چاندی کا ایک عظیم الشان طلسمی خزانہ سمجھا جاتا تھا۔ اور یورپ میں اس کے روائتی افسانوں کی بڑی شہرت تھی۔ چنانچہ کولمبس کے امداد کی ازابیلا نے بہت کچھ پیروی کی اور سرکاری خزانے کے ذریعے سے جہاز تیار کر دیا گیا۔ کولمبس کا مقصد سوائے سونا حاصل کرنے کے اور کچھ نہ تھا۔ کسی ملک کے دریافت کرنیکا جذبہ یا سیاحت کا ذوق اس میں شامل نہ تھا۔ بہرکیف کولمبس روانہ ہوا۔ اس کے پاس عربوں کے بنائے ہوئے نقشے موجود تھے۔ جو اس نے حاصل کر لئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے قطعی یقین تھا۔ کہ سرزمین ہند دریافت کرنے میں مجھے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ کیونکہ عرب جغرافیہ دان کبھی غلطی نہیں کر سکتے۔ ہم کو اس سلسلہ میں یہ اہم بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ کولمبس اپنے ساتھ سپین کے دو عربوں کو بھی لے آیا تھا۔ جو ایک دفعہ پہلے بھی اس سمندری راستہ سے گذر چکے تھے اور نواح کے نشانات سے واقف تھے۔ اس لئے کولمبس کی کامیابی تو ابتدا سے ہی یقینی تھی۔ اس لئے امریکہ کا دریافت ہو جانا کوئی ایسی عجیب بات نہیں تھی۔

اب لفظ "امریکہ" کا معاملہ لیجئے۔ اس نئے براعظم کا نام امریکہ کیوں پڑا۔ اس بارے میں مختلف نظریئے پیش کئے جاتے ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ سپین کے بادشاہ کا داشتہ "امیری گوڈیل" امریکہ پہنچا اس نے اس کا نام اپنے نام پر ہی "امیری کا" رکھدیا۔ بعض کہتے ہیں کہ امریکہ میں ایک عرب "امیر" بغرض تجارت مقیم تھا۔ اسی کے نام پر "امیر کا" نام پڑ گیا۔ اسی طرح اس کے متعلق اور بھی بہت سے نظریئے ہیں۔ بہرکیف کچھ بھی ہو۔ اس نظریہ کی بھی تردید نہیں ہو سکتی۔ کہ نئی دنیا یعنی امریکہ مسلمانوں کو معلوم تھی۔ سپین کی اسلامی سلطنت کا اس دور دراز سرزمین سے رابطہ قائم ہو چکا تھا اور کولمبس کی دریافت سے قبل عرب وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور خود کولمبس کی دریافت بجائے خود عربوں کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ ...... (ماخوذ)

(مرسلہ محمد اسحٰق خلیل واقف زندگی ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم رحمٰن لائلپور میں تشویشناک حالت میں بیمار ہیں، پے درپے صدمات کی وجہ سے وہ پہلے ہی کمزور تھیں۔ اور اب بیماری کا دوبارہ حملہ ہونے کی وجہ سے بہت نحیف ہو چکی ہیں اٹھنا بیٹھنا تک دشوار ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحابہ کرام۔ درویشان قادیان سے۔ خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ان کی مکمل صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد اسمٰعیل لقا پوری عفی عنہ از کراچی

۲۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ مدت مدید سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بیماری میں نسبتاً افاقہ ہے۔ درویشان قادیان اور جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل از لاہور)

گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول

سکول ہذا کے داخلہ کے لئے اب کوئی امتحان مقابلہ نہیں ہوگا بلکہ داخلہ بذریعہ انٹرویو ہوا کرے گا۔ جملہ شرائط و فارم درخواست نئے پراسپکٹس میں ملاحظہ فرمائیں جو کہ صرف اور صرف سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور سے تین آنہ میں ملتا ہے۔ مختصر کوائف مندرجہ ذیل ہیں۔

اوورسیئر کلاس میں داخلہ کیلئے انٹرمیڈیٹ پاس کو جنہوں نے دسویں میں ڈرائنگ سائنس لی ہوئی ہو ترجیح دی جائے گی اس کے بعد فسٹ ڈویژن میٹرک ڈرائنگ سائنس والے لئے جائیں گے۔ ڈرافٹسمین کلاس میں سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس ڈرائنگ سائنس والے لئے جائیں گے۔ کورس دو سال کا ہے۔ ماہوار اخراجات /۴۰ روپے ۲۵ اچھے لڑکوں کو /۲۰ روپیہ ماہوار سرکاری وظیفہ ملتا ہے فیس سال اول /۳۰ سال دوئم /۲۰ وصولی درخواست کی آخری تاریخ یکم اگست ہے۔ ۸۰ اوورسیئر اور ۷۰ ڈرافٹسمین لئے جائیں گے۔ احمدی احباب جلد کوشش کر کے درخواست دیں سیکنڈ ڈویژن اور تھرڈ ڈویژن میٹرک صرف ڈرائنگ یا صرف سائنس والے بھی درخواست کردیں تو کوئی حرج نہیں۔ سیکرٹری گورنمنٹ [illegible]

شہر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن

قرآنی ادب پر طائرانہ نظر

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام)

قرآن مجید کا نزول مبارک ماہ رمضان میں ہوا۔ بعثت رسولؐ اور نزول قرآن سے قبل سرزمین حجاز ہر قسم کے اخلاق حمیدہ سے ناآشنا تھی۔ افعال قبیحہ اور رذائل حمقوں پر اعلانیہ اظہار اور فخر کرنا اپنوں اور بیگانوں کے سامنے قومی کیریکٹر کا جزو لاینفک تھا۔ عربی زبان میں شراب کے کئی اسماء ہیں۔ وہ شراب جو صبح۔ دوپہر۔ شام اور سونے کے وقت پی جاتی تھی۔ اور جو مختلف قومی تقریبات پر نوش کی جاتی اور پھر گرمیوں اور سردیوں میں موسمی اثرات کے ازالہ کے لئے استعمال کی جاتی۔ ان سب کے نام معہ تفصیل کے عربی معاجم "DICTIONARY" میں مندرج ہیں۔ دیکھو مفصل "افصاح اللغۃ"

جب قرآن کریم میں اُم الخبائث کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا۔ اور اسے رجس اور عمل الشیطان کہا گیا۔ تو اُسے ترک کر دیا گیا۔

یہی حالت بعینہٖ عربوں کی بعض دوسری عادات میں تھی۔ مگر اسلام نے عرب قوم کو ہلاکت کے گڑھے سے نکال کر بام اوج وعروج پر جگہ دی قرآن مجید نے اس حالت کا نقشہ "وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا" میں کھینچا ہے۔

بلاشبہ قرآن کریم نے اخلاقی لحاظ سے عرب قوم کی کایا پلٹ دی۔ لیکن قرآن کریم نے جو ادبی لحاظ سے فصحاء عرب اور بلغاء قریش پر اثر ڈالا ہے۔ وہ بھولے سے بھی نہیں بھول سکتا۔

عربی زبان اور قرآن

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نزول قرآن سے قبل عربی لغت کو از روئے نثر اور شعر کافی عروج حاصل تھا۔

شعراء کا ایک دوسرے کے خلاف ہجو اور مذمت بیان کر کے جنگ میں مبتلا کر دینا معمولی کام تھا۔ اور اسی طرح اہل نثر بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ بلکہ آج تک بعض خطباء و بلغاء کا کلام اور ان کی تحریرات کو نمایاں پوزیشن حاصل ہے۔ اور عربی ادب میں اُن کو معیاری درجہ حاصل ہے، لیکن زمانہ جاہلیت اور اسلامی زمانہ کے عربی ادب میں نمایاں فرق یہ ہے۔ کہ زمانہ جاہلیت کا عربی ادب تخریبی پروگرام کا حامل ہے۔ اور اسلامی ادب تعمیری پروگرام پر مشتمل ہے اور قرآن مجید کے نزول سے عربی زبان کو جہاں علمی لحاظ سے اہم مقام حاصل ہوا۔ وہاں عربی ادب کو تجدد اور تنوع بھی حاصل ہوا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس امر کو "اسلامیات اور قرآنیات" کا مطالعہ کرنے والے ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ عیسائی محقق ادباء اور فن لغت کے اساتذہ بھی اس امر کے معترف ہیں۔ چنانچہ "لبنان" کا مشہور ادیب "بستانی" اپنی کتاب "الیاذہ" کے مقدمہ میں تحریر کرتا ہے۔

"عربی لغت اپنی زندگی کے دور میں قرآن مجید کی سب سے زیادہ احسانمند ہے۔ اسی لئے قرآن مجید انشاء پردازوں کے لئے ہمیشہ اعلیٰ نمونہ کا کام دیتا رہا۔ ہم بلاغت اسی سے سیکھتے ہیں۔ اور اسی کی زبان سے سند لاتے ہیں۔ اسی کا احسان تھا۔ کہ عربوں میں پھوٹ اور انشقاق کے باوجود ہماری فصیح زبان آج تک ایک انداز پر قائم ہے"

عربی ادب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض مشہور عرب ادباء نے نزول قرآن کے بعد خاموشی اختیار کر لی۔ اور وہ قرآنی فصاحت (لفظی و معنوی) کے سامنے مبہوت ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کو شعر سننے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ ایک شاعر کو اپنا کلام سنانے کے لئے یاد فرمایا۔ مگر اس نے اس کے جواب میں قرآنی آیات تحریر کر کے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ نزول قرآن کے وقت ادباء عرب کی نوکِ زبان نے قرآنی ادب کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"کانہ سیل ینحدر من علٍ"

دیکھو "الفلسفۃ السیاسۃ للاسلام"

یعنی قرآن مجید ایک سیلاب عظیم ہے۔ جس کا بہاؤ بلند چوٹیوں کے منبع سے ہوا ہے۔

عربی زبان اپنے مصادر و اشتقاقات کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہے اور آج تک اس زبان کے "ROOTS" کا شمار نہیں کیا جا سکا۔ لیکن عربی زبان کی دوسری خوبی تمام زبانوں پر اس کے حروف کا امتیازات دقیقہ پر مشتمل ہونا ہے۔ قرآنی فصاحت میں یہی اصل موجود ہے۔ اور ایک ایک لفظ میں کئی معانی اور معارف پنہاں ہیں۔ اس سلسلہ ... نے دشمنوں کے تمام اعتقادات شکوک کو دفع کر دیا ہے۔

خاکسار راقم کو فلسطین شام و لبنان کے کئی عیسائی ادباء اور سیاسی زعماء سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ دوران گفتگو میں عاجز نے ان سے قرآنی محاورات اور "استعارات" سنے ہیں۔ فلسطین کے مشہور سیاسی لیڈر اور ادیب "نجیب العوری" نے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب عیسائیوں کا ... قومی ہیرو صرف اس بناء پر تسلیم کیا ہے۔ کہ قرآن جیسی عظیم الشان فصیح و بلیغ کتاب جس نے عربی ادب پر نمایاں اثر ڈالا ہے۔ اور عربی زبان کو تاقیامت زندہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا نزول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا ہے دیکھو "ARAB FEDERATION"

یہی وجہ ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین میں عرب عیسائی عرب مسلمانوں کے ساتھ متفق تھے۔

الغرض یہ مبارک ماہ قرآن شریف کی تاریخی لحاظ سے مسلمان قوم کے سامنے فصاحت وبلاغت کا اعادہ کرتا ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر۔ سابق مبلغ دمشق حال مقیم کوئٹہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ——— کام کی رپورٹ

جون کا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک ماہ مئی کی رپورٹیں بھی بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ اس قسم کی دیر کی وجہ سے مجموعی رپورٹ کے مرتب کرنے میں دیر لگ جاتی ہے۔ مجالس اس طرف توجہ کریں۔ اور مئی اور جون کی رپورٹیں بہت جلد بھجوا دیں۔ آئندہ کے لئے اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھیں کہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔

خدام الاحمدیہ کو یہ امر ہر وقت مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ مجلس کا قیام اس غرض کے لئے کیا گیا ہے۔ کہ نوجوانوں میں باقاعدگی اور استقلال سے کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ رپورٹ بروقت بھجوانا بھی استقلال سے کام کرنے کی علامت ہے۔

قائدین مجالس نہ صرف خود اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کریں۔ بلکہ دوسرے خدام میں بھی یہ روح ڈالیں کہ وہ اپنے ہر کام میں باقاعدگی اور استقلال کو مد نظر رکھا کریں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رمضان میں تراویح کیلئے حافظ مقرر کرنا

بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اس کی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اس کی خدمت کر دے تو جائز ہے

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نیک شہرت!

انگریزی میں ایک مقولہ ہے۔ کہ جب دولت چلی جائے۔ تو سمجھو کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور جب صحت گر جائے۔ تو سمجھو کہ کچھ نقصان ہوا ہے۔ لیکن جب تم نیک شہرت کھو بیٹھو تو تم یقین کر لو کہ تمہارا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ایک مبلغ کے لئے نیک شہرت ایک نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔ آپ اپنے نمونہ سے اپنے ارد گرد رہنے والوں پر اپنی نیک شہرت کا ایسا سکہ بٹھا دیں۔ کہ جب آپ کی طرف دشمن کوئی غلط بات منسوب کرے۔ تو آپ کے ہمسائے کہہ اٹھیں۔ حاش للّٰہ ماھٰذا البشرا ان ھٰذا الاملک کریم۔ غرض زبانی تبلیغ سے عملی نمونہ اوروں کی ہدایت کا زیادہ موجب ہوتا ہے۔ پس آپ ایک نمونہ کے احمدی بنیں۔ تا آپ کے ہمسائے آپ کی نیکی۔ پاکیزگی سے متاثر ہو کر مجبور ہو جائیں۔ کہ وہ بھی اسی راہ پر چلیں۔ جس راہ پر چل کر آپ نے اُن کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ آپ کی تقلید کریں۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیلۃ القدر کی دُعا!

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول مقبول صلعم سے پوچھا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اللّٰھم انک عفوٌّ تحبُّ العفوَ فاعفُ عنی۔ کہ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معافی عطا فرمائی جائے۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعاؤں

نادر موقعہ

ہم جرمنی سے نہایت عُمدہ اور مشہور سائیکل CORDES کورڈز ڈائرکٹ امپورٹ کر رہے ہیں۔ سائیکل کی قیمت لاہور میں صرف Rs 115/- ہو گی۔ سائیکل میں نہایت عُمدہ گھنٹی۔ گدی۔ اوزار رکھنے کا بٹوہ۔ پمپ اور لال شیشہ لگا ہُوا ہو گا۔ جو اصحاب ہمارے پاس 25% ایڈوانس جمع کرائیں گے صرف اُنہیں کے پاس سائیکلیں فروخت کی جائیں گی۔

آج ہی پچیس ۲۵ روپیہ ارسال کر کے اپنا آرڈر بک کیجئے۔

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

درخواست ہائے دعا

برادرم شمشاد احمد صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی بوجہ عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار ذوالفقار احمد سیکنڈ ایر اے کالج سیالکوٹ

(۲) بندہ نہایت مشکل حالات میں سے گذر رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جاوے۔
(خاکسار اکبر جنگ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

(۳) میرا چھوٹا لڑکا عزیزم منصور احمد کو اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر صحت کاملہ کے لئے ابھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمادے (اللہ بخش ایجنٹ اخبار الفضل ملتان شہر)

(۴) عرصہ چھ ماہ سے متواتر بیمار چلا آرہا ہوں اور مالی مشکلات بھی درپیش ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(م۔ ز۔ ن جہلم)

(۵) میرے والد صاحب کو قریباً دو ہفتے سے بواسیر کی سخت تکلیف ہے۔ سول ہسپتال میں آج داخل ہوئے ہیں۔ بذریعہ الفضل درویشان قادیان صحابہ کرام و بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے والد صاحب کو کلی صحت عطا فرمادے۔ نیز مجھے بھی جلد ہی برسر روزگار کرے اور ہماری تکلیفات کو دور کرے آمین
(چوہدری محمد خلیل احمد ادیل گجرات پاکستان)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ رجون ۵۰ء کو بابو محمد غیاث صاحب فاروقی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے عزیزہ صالحہ بی بی بنت عزیز بشیر احمد دربہو بھابھی ساکن موضع بھاگو بھٹی کا نکاح ہمراہ چوہدری بشیر احمد خلف چوہدری سردار خاں ساکن موضع چک ۱۶۶ ہنرمراد بنگلہ ڈہرانوالہ واقعہ ریاست بہاولپور بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر پڑھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ماتحت جانبین کے لئے بہت بہت برکات اور رحمتوں کا موجب بنائے۔ آمین
الراقم خاکسار چوہدری کریم بخش سکرٹری مال جماعت احمدیہ بھاگو بھٹی ڈاکخانہ صدر سیالکوٹ

اقوام متحدہ کے پاس انصاف کے دو مختلف پیمانے ہیں

ایک کمزور اقوام کے لئے ۔ دوسرا طاقتور اقوام کیلئے

(نحاس پاشا)

قاہرہ ۸ جولائی۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے حال میں اخبار البلاغ کو کوریا کے متعلق مصری رویہ کے بارہ میں حسب ذیل بیان دیا ہے ۔ کوریا کی جنگ میں مصر کے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ بالکل واضح ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اور اس پر کوئی غلط فہمی پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔ مختلف طاقتوں کے درمیان انصاف کی بنا پر امن عالم کی خواہاں تمام اقوام کے نام ایک آزاد قوم کی فریاد ہے۔

"ہر وہ قوم جس کا کوئی قضیہ اقوام متحدہ میں پیش ہے۔ اس ادارہ سے یہ توقع رکھتی تھی کہ وہ حق کی حمایت کرے گا۔ خواہ دوسرا فریق زیادہ طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔

آج ان اقوام کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک ہی چیز کو ناپنے کے لئے اقوام متحدہ اور حفاظتی کونسل کے پاس دو مختلف پیمانے ہیں۔ کوریا کے معاملہ میں انہوں نے قوت کے ساتھ اس ملک کی بہت امداد کی جس پر حملہ کیا گیا تھا۔ لیکن دوسرے معاملات میں انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

مصر اسے فراموش نہیں کر سکتا کہ اس کا حفاظتی کونسل میں پیش کردہ ایک معاملہ اب تک فیصلہ طلب ہے۔ حالانکہ وہ بھی جارحانہ اقدام ہی کا معاملہ ہے۔ مصر اسے بھی فراموش نہیں کر سکتا کہ دوسری مظلوم اقوام کے بھی ایسے معاملات جو بین الاقوامی بحران کا باعث ہوئے ہیں اب تک طے نہیں ہو سکے تو ایسی بنیادوں پر امن نہیں قائم ہو سکتا ۔

میرے لئے اس کا اعادہ ضروری نہیں ہے کہ مصر کسی جارحانہ اقدام کرنے والی طاقت کا حامی نہیں ہے۔ نیز یہ کہ وہ اس ملک کے ساتھ ہے جس پر حملہ کیا گیا ہے لیکن مصر یہ چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ یکساں طور پر کام کرے انصاف ہر حالت میں ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔

مصر صرف اتنا ہی چاہتا ہے اور اسے اعتماد ہے کہ اس کی یہ پکار ان تمام کمزور قوموں کے کانوں میں پہنچے گی جو اس وقت دیکھ رہی ہیں کہ ان دو بڑے بلاکوں کے تصادم کی بھٹی میں دنیا جھونکی جا رہی ہے۔

ہمارا فیصلہ امن ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ لڑائی جس نے ساری دنیا کو تشویش میں ڈال دیا ہے طے ہو جائے گی اور "امن قائم ہو جائیگا اس مقصد کے حصول کے لئے بڑی طاقتوں کو ان کمزور قوموں سے انصاف کا برتاؤ کرنا چاہئیے جو اپنی آزادی اور خود مختاری اور اپنے ملک کے اتحاد کیلئے جدوجہد کر رہی ہیں

مصر نے اپنے فیصلہ سے حفاظتی کونسل کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ (اسٹار)

پاکستان اور شام

دمشق ۸ جولائی۔ انسکو کے پاکستانی وفد کے قائد مسٹر سید محمود حسن نے کلودش کے اجلاس سے واپس آکر اسٹار کو بتایا کہ شام اور پاکستان کے درمیان ثقافتی رابطوں کی استواری کے لئے وہ شامی حکام سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

کوریا میں امریکہ کی پسپائی پر برطانوی ماہرین کا تبصرہ

لنڈن ۸ جولائی۔ لنڈن میں ماہروں کی غیر سرکاری رائے یہ ہے کہ کوریا کی حالت درست کرنے کے لئے ۱۳۰۰۰۰ آدمی اور ۱۰۰۰۰۰ سامان روانہ کرنے کی ضرورت ہو گی۔ نیز یہ کہ شمالی کوریا والوں کو مؤثر طور پر شکست دینے کے لئے چھ مہینے یا اس سے بھی زیادہ مدت درکار ہو گی ۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکی پسپائی دو وجہوں سے ہوئی۔ ہراول پیدل دستوں کو ٹینک کی مدد نہ مل سکی اور موسم کی مسلسل خرابی کی وجہ سے فضائیہ بھی ان کی مدد نہ کر سکا۔ آئندہ چند دنوں کے اندر امریکی کمک پہنچ جانے کے پیش نظر یہاں مبصرین اس پر زور دے رہے ہیں کہ بہرصورت یہاں کی بندرگاہ پر قابض رہنا نہایت لازمی ہے۔ پوسان ہی کے ذریعہ امریکی فوجیں موسم کی خرابی کے باوجود اپنی طاقت مجتمع کر رہی ہیں اور اقوام متحدہ کا کوریائی مشن بھی اپنے نئے ہیڈ کوارٹر یہیں قائم کر رہا ہے ۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر تائیجون کا کلیدی شہر ہاتھ آ جائے تو جنوب کی طرف ۵۰ میل طویل محاذ کے علاقہ میں اشتراکیوں کو بڑھنے سے روکا جا سکے گا۔ (اسٹار)

مسٹر لیاقت علی خاں کی غلام محمد وزیر مالیات سے ملاقات

لنڈن ۸ جولائی کل مسٹر لیاقت علی خاں کی کوئی پبلک مصروفیت نہ تھی۔ کچھ وقت انہوں نے ڈاکٹر ابینے سے مشورہ میں گذارا اور بقیہ وقت وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد سے ملکی امور پر گفتگو کرنے اور سرکردہ پاکستانی اور کشمیری باشندوں سے ملاقات کرنے میں صرف کیا۔

آج شب کے دس اور بارہ بجے کے درمیان وہ پاکستان ہاؤس میں برطانیہ میں رہنے والے بقیہ پاکستانیوں اور کشمیریوں سے ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

کوریا کے متعلق مصر کے رویہ کی تعریف

بغداد ۸ جولائی۔ سابق عراقی وزیر اعظم سید علی جودت الایوبی نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے حال ہی میں کہا کہ کوریا کے متعلق سرکاری حکومت کا طرز عمل بہت مناسب ہے اس لئے کہ مصر کے مفاد کو تمام دوسری باتوں پر ترجیح دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس نے بعض اہم مسائل کو نظر انداز کر کے کوریا کے متعلق سخت رویہ کا اظہار کر کے بین الاقوامی مسائل طے کرنے میں اپنی مزید ناکامی کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فلسطین کے معاملہ میں اقوام متحدہ نے لاکھوں عربوں کو بے وطن ہوتے دیکھا اور اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

دوسری عرب حکومتوں سے مصری مثال کی تقلید کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہر حکومت کو اپنے مفاد کے مطابق کارروائی کرنے کی پوری آزادی تھی۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ ان کی ذاتی رائے تھی۔ (اسٹار)

الاٹمنٹ کیلئے درخواست کیجئے

لاہور ۸ جولائی۔ عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسن ابدال ضلع اٹک میں ۴۷ عام دوکانیں اور ۲۳ منڈی کی دوکانیں الاٹمنٹ کے لئے موجود ہیں۔ سرمایہ دار اور تجارت میں خاص شغف رکھنے والے مہاجرین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ حسب معمول دوکانوں کی الاٹمنٹ کے لئے ڈپٹی کمشنر بحالیات کے پاس درخواست کی جائے۔ (سرکاری اطلاع)

الفضل کا داخلہ کھل گیا

لاہور ۸ جولائی۔ لاہور میں انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر کے محکمہ اطلاعات کی ایک خبر کے مطابق ۔ دہلی۔ بمبئی۔ یوپی۔ اور مشرقی پنجاب میں روزنامہ الفضل کے داخلہ پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے۔ یاد رہے کہ "الفضل" کا داخلہ ان علاقوں میں عرصہ سے حکماً بند تھا۔

مشرقی پاکستان نے ماہ مئی میں ۵ کروڑ روپیہ کا سامان درآمد کیا

ڈھاکہ ۷ جولائی۔ امسال ماہ مئی میں چٹاگانگ کی بندرگاہ کے ذریعہ بیرونی ممالک سے چار کروڑ نوے لاکھ روپیہ کی مالیت کے سامان کی تجارت کی گئی۔ گزشتہ سال اس ماہ میں ۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ کے مال کی تجارت ہوئی تھی۔ گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۱۲ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ کے مال کی تجارت کم ہوئی۔ برآمد کی مقدار درآمد سے زیادہ رہی۔ چنانچہ ایک کروڑ ۵۴ لاکھ کا توازن پاکستان کے حق میں رہا۔

اس ماہ میں کل کروڑ ۷۵ لاکھ کا مال درآمد کیا گیا۔ جس میں سے صرف بھارت سے ۷۵ لاکھ ۳ ہزار روپیہ کا مال درآمد کیا گیا۔ مئی ۱۹۴۹ء کے مقابلہ میں دوسرے ممالک سے امسال ماہ مئی میں کم مال درآمد کیا گیا۔ مگر حالیہ تجارتی معاہدہ کی وجہ سے بھارت سے درآمدی مال میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

درآمد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دوائیاں	سات لاکھ بچپن ہزار روپیہ
دیا سلائیاں	بہتر ہزار نو سو چالیس روپیہ
مشینری	نو لاکھ باون ہزار روپیہ

ایٹم بم کی تیاری کے لئے ۳۰ کروڑ ڈالر کا مطالبہ

واشنگٹن ۸ جولائی۔ ایٹمی طاقت کے کمیشن سے نزدیکی تعلق رکھنے والوں نے انکشاف کیا ہے کہ صدر ٹرومین آج کانگریس سے مطالبہ کریں گے۔ کہ ایٹم بم کے کام کی تیاری کے کام کو تیز تر کرنے اور ہائیڈروجن بنانے کے لئے تیس کروڑ روپے کی ایک رقم منظور کی جائے۔

نئی دہلی ۸ جولائی بھارت کو پاکستانی گیہوں بھیجنے کے سلسلہ میں جو کل سے غیر رسمی گفتگو شروع تھی وہ آج ختم ہو گئی۔ اس سلسلہ میں مزید گفتگو جب ہوگی جب مختصر میعاد کے معاہدین پر عمل کا جائزہ لیا جا چکے گا۔